ڈیم اور ترقیات

فیصلہ سازی کا ایک نیا ڈھانچہ

ایگزیکٹو سمری

WORLD COMMISSION • ON DAMS •

ڈیموں کے بارے میں ورلڈ کمیشن برائے ڈیمز کی رپورٹ

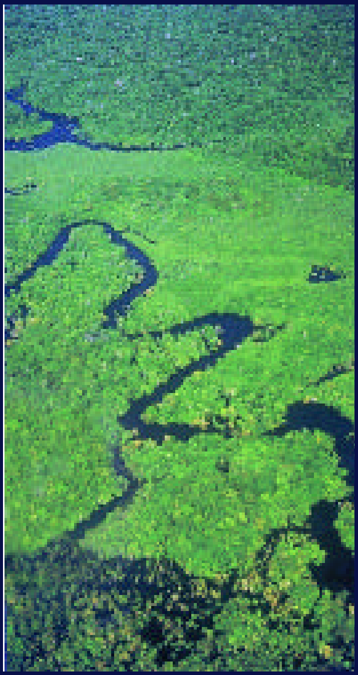

ڈیم اور ترقیات

فیصلہ سازی کا ایک نیا ڈھانچہ

ایگزیکٹو سمری

ڈیموں کے بارے میں ورلڈ کمیشن برائے ڈیمز کی رپورٹ

مندرجات

1-	ایگزیکٹیو سمری	1
2-	پانی اور ترقیات کا بدلتا ہوا تصور	3
3-	WCD کا بڑے ڈیموں پر عالمی جائزہ	6
4-	بڑے ڈیموں کی کارکردگی	7
5-	پانی اور بجلی کی فراہمی کے متبادلات	9
6-	منصوبہ بندی، فیصلہ سازی اور ادارہ جاتی انتظامات	10
7-	فیصلہ سازی کی مرکزی قدریں	11
8-	حقوق، خدشات اور مذاکرات کے نتائج	12
9-	نئی حکمت عملی کے خدوخال کے لیے سفارشات	13
10-	پالیسی سے عمل درآمد تک---	17
11-	کمیشن سے بالاتر۔ تبدیلی کا لائحہ عمل	19

یہ دستاویز آئی یو سی این پاکستان کے پروجیکٹ عالمی کمیشن برائے ڈیمز کی رپورٹ پر پاکستان میں مشاورتی عمل (World Commission on Dams - Consultative Process in Pakistan) کے تحت انجام دی گئیں مختلف سرگرمیوں میں سے ایک کا حصہ ہے۔ اس دستاویز کی اشاعت کا اہم مقصد پانی اور توانائی کے بڑے منصوبوں سے متعلق وابستگان اور عوام میں سمجھ بوجھ کا اضافہ کرنا ہے۔

یہ دستاویز عالمی کمیشن برائے ڈیمز کی رپورٹ "Dams and Development" کے باب "ایگزیکٹو سمری" کا ترجمہ ہے۔

اس کتاب میں شائع ہونے والے نظریات سے IUCN۔ ماحول کی عالمی انجمن کا اتفاق ضروری نہیں۔
علاوہ ازیں شائع شدہ مواد میں کسی قسم کی غلطی یا سہو کی ذمہ داری IUCN پر عائد نہیں ہوگی۔

یہ کتاب Royal Netherlands Embassy کے مالی تعاون سے شائع کی گئی ہے۔

ترتیب و اہتمام: [illegible] IUCN پاکستان

مالی تعاون برائے اشاعت: Royal Netherlands Embassy

جملہ حقوق بحق IUCN۔ ماحول کی عالمی انجمن پاکستان۔

IUCN۔ ماحول کی عالمی انجمن
1 باتھ آئی لینڈ روڈ، کراچی 75530

ترجمہ: [illegible]
نظرثانی: احمد سعید
سرورق ڈیزائن: [illegible]
طباعت: [illegible]
سال اشاعت: 2003

ایگزیکٹو سمری

دنیا بھر میں ڈیموں کے بارے میں بحث بیک وقت ایک طرف انتہائی پیچیدہ اور دوسری طرف بہت سادہ سا معاملہ ہے۔ پیچیدہ اس لئے کہ اس حوالے سے جو امور زیر بحث آتے ہیں وہ ڈیموں یا کسی مخصوص ڈیم کے حوالے سے اس کی تعمیر اور استعمال تک محدود نہیں ہیں بلکہ بہت سے سیاسی، سماجی اور ماحولیاتی سوال اس کے پس پشت کارفرما ہیں۔ اس بات سے انکار بھی نہیں کیا جا سکتا کہ یہ وہ سوال ہیں جو انسانوں کے کسی بھی گروہ اور آبادی کے کسی بھی حصے کے لئے ترقی اور بہتر معیار زندگی کی خواہش کے حوالے سے اہمیت رکھتے ہیں۔ بنیادی بات یہ ہے کہ ڈیم دریاؤں کے تبادل کی خدمت انجام دیتے ہیں اور پانی جیسی اہم قدرتی نعمت کو بچا کر استعمال کے لیے فراہم کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی وہ مقامی ماحولیاتی نظام کے مطابق کر کے علاقائی یا قومی سطح پر دریاؤں سے فائدہ اٹھانے والے گروہوں کے لئے نیا اختیار اور ترقی کا باعث بنتے ہیں۔ بہر صورت ڈیموں کے بارے میں ہونے والی بحث کا جائزہ لینے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس بحث میں جن امور پر بہت تفصیل سے بات کی جاتی ہے ان میں مساوات، نظم و نسق، عدل و انصاف اور اقتدار کے ایسے سوالات ہیں جو بہت سے ناقابل حل مسائل کو جنم دیتے ہیں جن کا سامنا دنیا بھر میں انسان کو کرنا پڑ رہا ہے۔

ڈیموں سے متعلق یہ بحث بہت سادہ اس لئے ہے کہ اگر ترقی کے کام باعث سماجی، اقتصادی اور ماحولیاتی حقوق کی تعمیل کے بنیادی اور عام فہم اصول کارفرما ہوتے ہیں۔ اگر ان اصولوں پر عمل کیا جائے تو اس سے نہ صرف اس تنازع کو حل کرنے کی راہ ہموار ہوگی بلکہ پانی اور بجلی کی پیداوار کے مسائل کے بارے میں فیصلے کرنے میں بھی بہت آسانی ہو جائے گی۔ البتہ یہ بات یقین سے کہی جا سکتی ہے کہ ان اصولوں پر عملدرآمد سے بہت سے تنازعے ختم ہوں گے کیونکہ درحقیقت یہی وہ اصول ہیں جو انسانی حقوق، ترقی اور پائیداری کے سلسلے میں عالمی سطح پر تسلیم شدہ سمجھے جاتے ہیں۔ ان اصولوں کی تجویز کے بعد عالمی کمیشن برائے ڈیمز (WCD) کی رپورٹ ان کو نمایاں کرتی ہے۔

ہماری رپورٹ کئی پہلوؤں کا احاطہ کرتی ہے۔ ہم نے کوشش کی ہے کہ اس کے ذریعے ایسے قابل عمل اور شفاف رہنما اصول وضع کریں جو مستقبل میں پانی اور بجلی کے مسائل سے متعلق فیصلوں میں مددگار ثابت ہو سکیں۔ یہاں یہ ذکر ضروری ہے کہ اس رپورٹ کی تیاری 2 سال کی کاوشوں کا نتیجہ ہے اور ڈیم کی تحقیق پر مطالعہ پر مبنی ہے۔ یہ رپورٹ ڈیموں کے سلسلے میں ہونے والی بحث کے ہر پہلو کا احاطہ کرتی ہے اور سرکاری، غیر سرکاری تنظیموں، نجی شعبے، ماہرین اور متاثرہ افراد کے خیالات کے درمیان ہونے والے مکالمے کی ترجمانی کرتی ہے۔ اس تجزیے کے دوران جو اہم حقائق سامنے آئے انہیں اس رپورٹ میں تفصیل سے پیش کیا گیا ہے اور یہ واضح کیا گیا ہے کہ حکومتوں، نجی شعبوں، معاشرے کے عام طبقوں اور بالخصوص کسی ڈیم منصوبے کے متاثرین کو ڈیموں کے بارے میں ہونے والی بحث اور فیصلوں میں شرکت کی ضرورت سے آگاہ کرنا ضروری ہے۔

اس اہم موضوع پر کسی بھی ایک موقف سے متاثر ہوئے بغیر طویل حقائق کو جمع کرنا اور بہتر فیصلہ سازی کے امکانات کا تجزیہ کر کے پیش کرنا ایک مشکل کام تھا۔ کمیشن کے لئے یہ بات باعث اطمینان ہے کہ وہ اس مشکل مرحلے سے گزر چکا ہے۔ بالخصوص اس لئے کہ زیر نظر رپورٹ میں وہ تمام حقائق وضاحت کے ساتھ پیش کر دیئے گئے ہیں جنہیں اس اہم معاملے میں پیش نظر رکھنا بہت ضروری ہے۔

پانی اور ترقیات کا بدلتا ہوا تصوّر

مانا گیا ہے کہ کلیدی فیصلے پانی اور دوسرے قدرتی وسائل کے حصول سے تعلق رکھتے ہیں جو کہ صرف ڈیموں کی تعمیر سے انسان کا تعلق دنیا بھر کے وسائل اس صدی کے عظیم ترین چیلنج سے ہے جس کی وجہ سے تازہ پانی کے ذرائع کے بندوبست کا از سر نو جائزہ لینا ضروری ہو گیا ہے۔

عالمی سطح پر کئے جانے والے متعدد اقدامات اور مربوط جائزوں سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ انسان کے ہاتھوں بنائے گئے یہ ڈیم اور زیر زمین آبی ذخائر سے پانی نکال کر اسے ہم میں تقسیم کئے جانے سے ماحول پر کیا ڈرامائی اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ اس وقت دنیا بھر میں سالانہ تقریباً 3,800 کیوبک کلومیٹر پانی حاصل کر کے ڈیموں میں ذخیرہ کیا جاتا ہے اب سے 50 سال پہلے کی بہ نسبت پانی کی یہ مقدار دوگنی ہے۔

دنیا کے بہت سے علاقوں میں پانی کا استعمال، اس کے حصول، اس کی منصفانہ تقسیم اور بڑھتی ہوئی ضروریات کی تکمیل آج تشویشناک صورتحال کے سامنے پیش کرتے ہیں جن سے جو تنازعات پیدا ہوئے ہیں ان کی فہرست مندرجہ ذیل ہے۔

1- ایک ہی ملک کے مختلف حصوں میں آباد لوگوں کے باہمی تنازعات
2- شہری اور دیہی آبادیوں کے باہمی تنازعات
3- آبی گزرگاہوں کے بالائی اور زیریں مقامات کے حامل افراد کے باہمی تنازعات
4- زرعی، صنعتی اور دیگر طبقوں کے باہمی تنازعات
5- انسانی ضرورتوں اور صحت مند ماحول کے تقاضوں کا باہمی تعلق

ہمیں اس چیلنج کا سامنا ہے کہ ہم کامیابی سے مسابقت کرنے کی غرض سے اقدام بندی کریں بلکہ ضرورت اس بات کی ہے کہ ضروریات کے مطابقت کے وقت فریقین کے درمیان مصالحت کی فضا برقرار رکھنے کے لئے تعاون کریں۔

پانی کے ذرائع کو منصفانہ اور پائیدار طریقے سے مشترکہ طور پر استعمال کرنے کے لئے ایسے ذرائع تلاش کئے جائیں جو لوگوں کی ضروریات

پوری کرنے کے ساتھ ساتھ ماحولیاتی اور اقتصادی ترقی کا بھی باعث بن سکیں۔ ظاہر ہے کہ ایسا باعث ہی سب کے لئے ایک قابل عمل حل ہو سکتا ہے۔ بڑھتی ہوئی آبادی اور معاشی سرگرمیوں کے لیے پانی کی فراہمی کی اشد ضرورت نے پانی کے پائیدار ذرائع کے بندوبست کے سلسلے کو عالمی ترقی کے چیلنج میں سرفہرست کھڑا کر دیا ہے کیونکہ

رپورٹ کے مرتبین کو یقین ہے کہ درج ذیل حقائق ہر شک و شبہ سے بالاتر سمجھے جائیں گے

- ڈیموں نے انسانی ترقی میں اہم اور نمایاں حصہ لیا ہے اور ان سے جو کثیر النوع فوائد حاصل ہوئے ہیں ان سے انکار ممکن نہیں ہے۔
- ڈیموں سے مطلوبہ فوائد حاصل کرنے کے لئے بسا اوقات غیر معمولی اور غیر ضروری قربانیاں بھی دی گئیں خاص کر سماجی اور ماحولیاتی اعتبار سے جو کہ بہت زیادہ ہیں۔ "قربانیاں" دیئے بغیر بھی یہ فوائد حاصل کئے جا سکتے تھے۔ قدرتی ماحول اور ان لوگوں کی قربانیاں خاص طور پر قابل ذکر ہیں جن کی نقل مکانی ہوئی۔ حصہ داروں کے نچلے طبقوں میں یہ بات پائی گئی اور یہ حصول ہوا ہے۔
- ڈیموں سے حاصل ہونے والے منافع کی غیر منصفانہ تقسیم کی وجہ سے پانی اور بجلی کی ضروریات پورا کرنے والے بہت سے ڈیموں کی کارکردگی پر اس وقت اعتراض شروع ہوا جب ان کا موازنہ متبادل ذرائع سے کیا گیا۔
- پانی اور بجلی کے وسائل کی ترقی کے سلسلے میں فیصلہ سازی کے متبادل ذرائع سے متاثر اور مستفید ہونے والے افراد کے درمیان عدم اعتماد کی فضا پیدا کر کے ان کے مفادات اور خدشات کے تحفظ کے بغیر حل کے لئے حالات سازگار بنائے گئے ہیں۔
- بات چیت کے ذریعے پانی اور بجلی کے منصوبوں سے فوائد کا حصول اس وقت بہتر ہو جاتا ہے جب ناقابل قبول منصوبے ابتدائی مراحل میں ہی ختم کر دیئے جائیں گے اور صرف ان منصوبوں پر کام کیا جائے گا جو تمام اہم حصہ داروں کیلئے قابل قبول ہوں۔

اس اہم مسئلے کے حل کے لئے ہم نے جو منصوبہ تشکیل دیا ہے وہ واضح ہے۔ ہم نے ماضی کی سوچ کو دور کر کے متبادل حکمت عملی اپنائی ہیں۔ ہماری تجاویز سے ایک انتہائی پسندیدہ اور قابل عمل حل سامنے آیا ہے جو عوام کی ضروریات کو پورا کرتا ہے اور جس کے حل دیگر طریقوں سے ممکن نہیں۔ اس سے پانی اور بجلی کے ترقیاتی امور کے سلسلے میں کئے جانے والے فیصلوں سے متعلق یہ اطمینان حاصل ہو گا کہ وہ

1۔ ترقی کے سماجی، ماحولیاتی اور اقتصادی پہلوؤں کی مکمل یکساں رسائی حاصل کر سکیں گے۔
2۔ فیصلے کے لئے تمام ممکنہ متبادل ذرائع کا انتخاب اور تجزیہ ہو سکیں گے۔
3۔ عوام اور معاشروں میں اس اعتماد کو بحال کر سکیں گے کہ وہ پانی اور توانائی کے سلسلے میں اپنی آئندہ ضروریات کو پورا کرنے کے قابل ہیں۔

مستقل اور پائیدار ترقی تک پہنچنے کا فوری اور اولین راستہ ہے۔ اس رپورٹ میں کیا جانے والا تمام حصوں پر تنقیدی جائزہ سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ ان اصولوں کے فیصلے ہر کوشش میں کیا جانا چاہئے۔

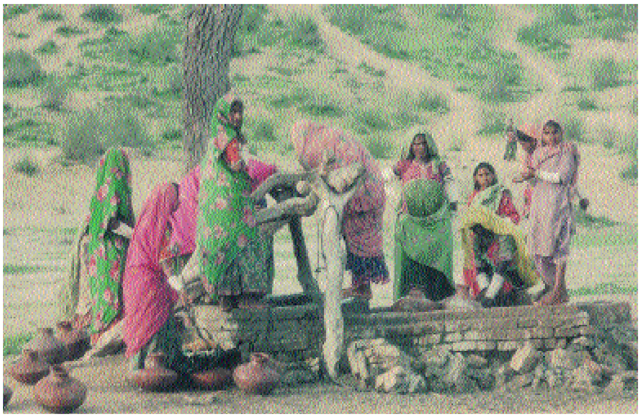

اسی بحث کے نتیجے میں ورلڈ کمیشن برائے ڈیمز (WCD) کا قیام فروری 1998 میں عمل میں آیا۔ اس کمیشن کے قیام کے سلسلے میں طویل بحث مباحثہ کرایا گیا جس میں معاشرے کے مختلف طبقات اور عام اور نجی شعبوں کی نمائندگی حاصل تھی اور اسی سال مئی میں اس کمیشن نے اپنا کام کا آغاز کردیا۔ اس کے سربراہ جناب پروفیسر قادر اسمل تھے جو اس وقت جنوبی افریقہ کے وزیر برائے پانی و جنگلات تھے اور آگے چل کر وزیر تعلیم بن گئے۔ اس کمیشن کے 12 ارکان تھے جو مختلف شعبوں اور شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھتے تھے۔ اسے ایک خود مختار ادارے کی حیثیت دی گئی۔ اس کے ارکان انفرادی حیثیت کے حامل تھے اور وہ کسی ادارے یا ملک کی نمائندگی نہیں کر رہے تھے۔ کمیشن کے 2 اہم مقاصد تھے۔

- بڑے ڈیموں کی ترقی کے اثرات اور پانی کے ذخائر اور بجلی کے حصول کے متبادل کا جائزہ لینا۔
- بڑے ڈیموں کی منصوبہ بندی، ان کے جائزے، ڈیزائن، تعمیر، عمل درآمد، نگرانی اور ڈی کمیشن کیے جانے کے بارے میں بین الاقوامی سطح پر قابل قبول معیارات اور رہنما اصول مرتب کرنا۔

کسی بھی بڑے ڈیم کی تعمیر کو جاری رکھنے کا فیصلہ اور فیصلے کا طریقہ کار ہر قیمتی اور حساس ترین کی آراء اور مفادات ڈیموں پر ہونے والی موجودہ بحث کا مرکز ہے اور یہی اس کے اغراض و مقاصد میں شامل کئے گئے۔ ہم نے اس رپورٹ میں اس بات کو نمایاں کیا ہے کہ بڑے ڈیموں کے بارے میں فیصلہ کرنے کے عمل کو کس طرح بہتر بنایا جائے۔

دریں اثنا آبی ذخائر میں شدید کمی، پانی کا گرتا ہوا معیار اور زیر زمین سے پانی کے اخراج پر بڑھتی ہوئی مسابقت پانی کی فراہمی کی راہ میں مشکلات بن چکے ہیں۔

پانی کے مسئلے پر مختلف اقوام اور برادریوں کے درمیان بحث و مباحثہ شدت سے جاری ہے اس سے جہاں اختلافات بڑھ رہے ہیں۔ وہاں اس سے تعاون کے نئے راستے بھی کھلتے جا رہے ہیں۔

پانی کی بڑھتی ہوئی طلب سے علاوہ آبادی کے تناظر میں اس حقیقت کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ہے کہ ترقی کی وہ راہیں جن سے پانی کی طلب اور اس کے بندوبست کا نظام وابستہ ہے ہمارے انتخاب کے لئے موجود ہے۔ انسانی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ تصادم اور ٹکراؤ کے مقابلے میں زیادہ تر انحصار تقسیم اور تعاون کا راستہ اپنایا گیا ہے اور یہی ہمارے مستقبل کے لئے بھی درست ہو سکتا ہے۔

بیسویں صدی کے دوران بڑے ڈیموں کو آبی وسائل کے بندوبست کے سب سے اہم، نمایاں اور قابل عمل ذرائع کی حیثیت حاصل ہو گئی۔ اس صدی کے دوران دنیا بھر میں 45,000 بڑے ڈیم بنائے گئے جنہوں نے مختلف قوموں اور برادریوں کے لئے پانی اور بجلی کے حصول، سیلابوں پر کنٹرول اور دیگر ضرورتوں کی تکمیل کے سلسلے میں آبی قوت کے استعمال میں نمایاں کردار ادا کیا۔ حالیہ تخمینوں کے مطابق دنیا بھر میں 30 سے 40 فیصد زراعت کا انحصار ڈیموں سے حاصل کردہ پانی پر ہے۔ علاوہ ازیں عالمی سطح پر بجلی کی 19 فیصد پیداوار ڈیموں کے ذریعے حاصل کی جا رہی ہے۔

1930 سے 1970 تک اکثر لوگوں کا خیال تھا کہ بڑے ڈیموں کی تعمیر ترقی اور اقتصادی خوشحالی کے مترادف ہے۔ جدت اور قدرتی اشیا کے استعمال کے سلسلے میں انسانی قابلیت کی علامت کے طور پر ڈیموں کی تعمیرات میں ڈرامائی اضافہ میں تیزی آ گئی ہے۔ 1970 کے عشرے میں ان کی تعمیر میں شدت آ گئی اور دنیا بھر میں کثیر تعداد میں روزانہ اوسطاً 2 یا 3 ڈیموں کی تعمیر ہونے لگی۔ دنیا بھر میں بڑے ڈیموں پر جو سرمایہ کاری کی گئی اس کے بارے میں اندازہ ہے کہ یہ 20 کھرب ڈالر سے بھی زیادہ تھی۔ اس کثیر سرمایہ کاری کو محض اس لئے برداشت کیا گیا کہ اس کے عوض بے شمار اقتصادی فوائد حاصل ہونے کی توقع تھی۔ ڈیموں سے براہ راست ملنے والے فوائد کے علاوہ دیگر فوائد کا ذکر بھی شدت سے کیا جاتا رہا۔ ان میں علاقائی پیداوار کا متعدد گنا بڑھنے کے ساتھ ساتھ ملازمتوں کی پیدائش، دیہی علاقوں کو بجلی کی فراہمی اور سڑکوں، اسپتالوں اور اسکولوں کی تعمیر جیسی بنیادی ڈھانچے اور دیگر سہولیات بھی شامل تھیں۔ ڈیموں سے حاصل ہونے والے ان بالواسطہ فوائد کی وجہ سے ان کی تعمیر کو بہترین سرمایہ کاری کی حیثیت حاصل ہو گئی۔

تاہم وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بڑے ڈیموں کی کارکردگی اور ان سے متعلق معلومات کی روشنی میں ان منصوبوں کے بارے میں بالخصوص ان پر آنے والی لاگت اور ان کی افادیت کے معاملے میں عوامی سطح پر تشویش بڑھتی گئی یہاں تک کہ بڑے ڈیموں کی مخالفت شروع ہو گئی۔ کیونکہ معلومات سے یہ نتیجہ اخذ ہوا کہ بڑے ڈیم انسانوں، دریاؤں اور جنگلی حیات پر اثر انداز ہونے کے ساتھ ساتھ اقتصادی کارکردگی کو بھی متاثر کرتے ہیں۔ اس بحث کا آغاز مخصوص ڈیموں اور ان کے مقامی اثرات اور افادیت سے ہوا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ مسئلہ مقامی سطح سے عالمی سطح پر آ گیا اور اس نے ایک عالمی بحث کی شکل اختیار کر لی جس کا محور ڈیموں کے اخراجات اور فوائد تھے۔ اس بحث میں بعض حقائق کو بھی نمایاں کیا گیا کہ دنیا بھر میں 4 سے 8 کروڑ افراد ڈیموں کی تعمیر کے باعث بے گھر ہو گئے جب کہ 60 فیصد سے زیادہ دریاؤں کا رخ موڑنے اور ڈیم کی تعمیر سے متاثر ہوئے۔ اس بحث میں متاثرہ افراد اور مجموعی طور پر ماحول پر بڑے ڈیم کے منفی اثرات کو کلیدی حیثیت حاصل ہو گئی۔

بڑے ڈیموں کی کارکردگی

معلومات کے ذخائر سے پتا چلا ہے کہ گذشتہ سالوں میں اقتصادی کمزوریاں ڈیموں کی کارکردگی کو متاثر کرتی رہی ہیں اور ان کے غیر معمولی سماجی اور ماحولیاتی اثرات ظاہر ہوئے جنہوں نے صورت حال مزید پیچیدہ کر دی اور ان کی قیمت معاشرے کے غریب اور نادار لوگوں اور دوسرے غیر محفوظ طبقات کو ادا کرنی پڑی۔ کمیشن کے لئے یہ بات تشویش کا باعث تھی کہ تکمیل شدہ منصوبوں کے جو جائزے عمل میں لائے گئے تھے وہ اپنے دائرہ کار کے لحاظ سے کم معلومات کے اعتبار سے محدود، متاثرہ طبقات اور مناسب کے ادغام کے لحاظ سے کمزور اور عمل درآمد پر پڑنے والے فیصلوں کے اعتبار سے ناکافی تھے جبکہ ان بڑے ڈیموں میں بہت بڑی سرمایہ کاری کی گئی تھی۔

بڑے ڈیموں کے بارے میں کمیشن کی تفتیش کے بعد یہ نتائج ہمارے علم میں آئے:

- بڑے ڈیموں سے پانی اور بجلی کی فراہمی اور سیلابی تحفظ میں یکسانیت نہیں۔ ان کی کارکردگی سے تکنیکی اور اقتصادی اہداف بھی پورے نہیں ہو سکے۔ اس کے برعکس بعض بڑے ڈیم اپنی تعمیر کے 30 یا 40 سال مکمل ہو جانے کے بعد بہتر نتائج کے حامل رہے ہیں۔
- عام طور پر بڑے ڈیم مقررہ وقت پر مکمل نہیں کئے جا سکے اور اس تاخیر سے لاگت میں غیر معمولی اضافہ ہوا۔
- ایسے ڈیم جو آبپاشی کے منصوبے کے تحت بنائے گئے تھے وہ اہداف حاصل نہیں کر سکے۔ ان کی تعمیر پر آنے والی لاگت وصول شدہ بجلی اور سرمائے کی آمدنی توقع سے کم رہی ہے۔
- بڑے پن بجلی پیدا کرنے والے ڈیموں کی کارکردگی نسبتاً بہتر رہی۔ بجلی کی پیداوار سے ان کے مالی اہداف تو پورے ہوئے لیکن ان کی اقتصادی کارکردگی قابل ذکر حد تک عدم یکسانیت کا اظہار رہی۔
- بڑے ڈیموں سے عام طور پر دریاؤں اور پن دھاروں پر نمایاں اثرات مرتب ہوتے ہیں جو زیادہ تر منفی ہوتے ہیں اور ان کی وجہ سے بہت سے واقعات رونما ہوئے ہیں جن میں انواع اور ماحولیاتی نظام کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔

WCD کا بڑے ڈیموں پر عالمی جائزہ

کمیشن نے بڑے ڈیموں کا مفصل جائزہ لیا، ان سے حاصل ہونے والے فوائد اور نقصانات سب پر غور کیا گیا۔ اس عمل کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوا کہ کمیشن کے پاس وسیع معلومات کا ذخیرہ جمع ہو گیا جن میں 8 بڑے ڈیموں کے بارے میں تفصیلی جائزے کے مختصر مطالعات، بھارت اور چین میں ڈیموں کے بارے میں ملکی جائزے، روس اور 12 دوسرے ممالک کے بارے میں مختصر اور جامع اطلاعات پر مبنی دستاویزات، 125 ڈیموں کے بارے میں سروے اور 17 موضوعات پر مبنی تحقیق والی شدہ دستاویزات اور مختلف ممالک کے علاوہ جو کہ آیا اور کمیشن کو پیش کی گئی 900 سے زائد تجاویز شامل ہیں۔ ان تمام معلومات کی بنیاد پر کمیشن نے بڑے ڈیموں کی کارکردگی کے تکنیکی، مالی، اقتصادی، ماحولیاتی اور سماجی پہلوؤں کا جائزہ لیا اور ان کے متبادل ذرائع پر نظر ثانی کی۔ اس عمل کے دوران بڑے ڈیموں کے انتظام اور ان میں پیش آنے والی مشکلات کا بھی تجزیہ کیا گیا۔

اس تجزیے کے لئے سب سے پہلے اس بات کو مد نظر رکھا گیا کہ ان بڑے ڈیموں کی تعمیر سے قبل ان سے کیا توقعات وابستہ کی گئی تھیں۔ ظاہر ہے کہ یہ توقعات تعمیر اور منظوری کے وقت کے منصوبوں کی منظوری دیتے وقت ان ملکوں کی حکومتوں نے کن باتوں کو ملحوظ رکھا تھا۔ کمیشن نے یہ معلوم کرنے کی کوشش کی کہ ان حکومتوں نے کس چیز کو معیار بنایا، کس بنیاد پر ان بڑے ڈیموں کی تعمیر کرنے کی منظوری دی۔ اس تفصیل میں پڑنا اس لئے ضروری تھا کہ اس کے بغیر یہ معلوم کرنا ممکن ہی نہیں تھا کہ جب ڈیم بنا تو اس سے کوئی بڑا اہم مطلوبہ مقاصد حاصل کرنے میں ناکام رہا اور بغیر سوچے سمجھے کیوں بنا دیا گیا۔ درحقیقت یہی وہ بحث ہے جس نے بڑے ڈیموں پر جاری بحث کی بنیاد رکھی۔ اس تجزیے کا مقصد ان ڈیموں سے حاصل ہونے والے فوائد کو نظر انداز کرنا ہرگز نہیں بلکہ یہ معلوم کرنا ہے کہ کیا وجہ ہے کہ کچھ ڈیم اپنے مقاصد حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں جبکہ دوسرے ڈیموں کو اس میں ناکامی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

پانی اور بجلی کی فراہمی کے متبادلات

موجودہ زمانے میں پانی اور بجلی حاصل کرنے کے متعدد متبادل ذرائع موجود ہیں۔ یہ حقیقت واضح ہے کہ قدرتی وسائل، اخراجات اور مختلف محل وقوع کے باعث ان کی لاگت اور امکانات یکساں نہیں ہیں۔ اس حوالے سے کمیشن کو جو معلومات حاصل ہوئی ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں:

- آج کل ہر علاقے کے لیے بہت سے متبادلات موجود ہیں۔ ان میں پانی کی فراہمی کے لئے ذرائع کی تلاش اور فراہمی کی قوت شامل ہے جس سے پانی اور بجلی کی فراہمی بہتر اور تیز بنانے میں مدد مل سکتی ہے اور ترقی کے حوالے سے معاشرے کے تمام طبقوں کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کیا جا سکتا ہے۔
- موجودہ ٹیکنالوجی اور متبادل ذرائع کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے کافی امکانات موجود ہیں۔
- پانی کی طلب کو پورا کرنے کا انتظام، اس کے استعمال میں کمی، اس کی ری سائیکلنگ کے ذریعے دوبارہ قابل استعمال بنانے کے عمل، فراہمی اور بہتر صلاحیت جیسے اقدامات ہیں جو دنیا بھر کے کئی علاقوں میں پانی کے ذخائر پر بڑھتے ہوئے دباؤ کو کم کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔
- مقامی سطح پر پانی کے ذرائع تلاش کرکے ان سے استفادہ کرنا اور پھر انہیں اکٹھا کرکے گرڈ اسٹیشن کو فراہم کرنا ایک ایسا طریقہ ہے جس سے پانی اور بجلی دونوں کی فراہمی بہتر ہو سکتی ہے۔ اس پر لاگت بھی کم آئے گی اور عوام کے کسی بھی طبقے کی جانب سے مخالفت کا امکان بھی نہیں رہے گا۔
- ماحول دوست منصوبے، شمسی توانائی، ہوائی چکی اور بایو گیس سے حاصل ہونے والی توانائی جیسے چھوٹے پیمانے کے غیر مرکزی متبادل ذرائع جو مقامی قابل تجدید وسائل پر منحصر ہیں، دیہی علاقوں کے لئے اہم ترین ہیں اور طویل مدتی امکانات فراہم کرتے ہیں جو فراہمی کے مرکزی نظام سے بہتر ذرائع ہیں۔
- ان متبادل ذرائع کو اختیار کرنے میں بعض رکاوٹیں حائل ہیں جو مارکیٹ سے لے کر ادارہ جاتی سطح اور مالی مسائل تک پھیلی ہوئی ہیں۔ بعض پیشہ ورانہ گروہوں سمیت حلقوں کا ایک ایسا سلسلہ ہے جو بڑی اسکیموں کے متبادلات کے حق میں ہے اور متبادل ذرائع اختیار کرنے کی شرح کو محدود کرتا ہے۔

- ماحولیاتی منفی اثرات کو زائل کرنے کے لئے جو کوششیں کی گئیں ان میں معمولی کامیابی حاصل ہوئی۔ اس کا ایک اہم سبب یہ تھا کہ ان ڈیموں کے اثرات کی نہ تو پیش بینی کی گئی اور نہ ہی ان کی روک تھام کی کوشش۔ اس کے علاوہ غیر یقینی پیش گوئیاں، انتظام منفی اثرات پر قابو پانے میں پائی جانے والی مشکلات اور تخفیف پر مبنی اقدامات پر جزوی عمل درآمد اور اس میں حاصل ہونے والی جزوی کامیابی پر بھی توجہ نہیں دی گئی۔
- بڑے ڈیموں کے نتیجے میں منفی اثرات کے خاتمے یا ان میں کمی کے لئے جو جدوجہد جن آبادیوں کو خالی کرایا گیا ان کے مکینوں کے لئے متبادل رہائش کی فراہمی اور ایسے معاملات سے جن کی خواہش کو پورا کرنے کا انتظام بہت ناقص تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لاکھوں افراد بے انداز مسائل، غربت اور پریشانیوں کا شکار ہو گئے۔ دنیا بھر میں متاثرہ طبقوں کی جانب سے بڑے ڈیموں کی شدید مخالفت کا ایک اہم سبب یہی تلخ حقائق ہیں۔
- چونکہ اقتصادی نقطہ نظر سے ڈیموں کی ماحولیاتی اور سماجی قدر و قیمت کا تعین ٹھیک طور پر نہیں کیا گیا اس لئے یہ معلوم نہیں کیا جا سکا کہ ان ڈیموں سے دراصل کس قدر فوائد حاصل ہوئے ہیں۔

اس حوالے سے تمام اہم ترین پہلوؤں میں خاص بات یہ ہے کہ جن سماجی گروہوں نے ڈیموں کی سماجی اور ماحولیاتی قیمت ادا کی اور ان کے منفی اثرات کو برداشت کیا وہ اور خصوصاً ان کی آئندہ نسلوں کے ان ڈیموں کے فوائد سے محروم رہے۔ حتیٰ کہ ان سب کو ان ڈیموں سے پانی اور بجلی مہیا ہو سکے اور نہ ہی ان کے معاشی اور معاشرتی فوائد حاصل ہو سکے۔ بڑے ڈیموں کے اخراجات اور فوائد کا جائزہ لینے کی غرض سے آمدن و خرچ کے تخمینے پر مبنی صورت میں عمل کی کوشش جبکہ ان اخراجات اور فوائد کی تقسیم میں عدم مساوات پائی جاتی ہو انسانی حقوق اور پائیدار ترقی کے سلسلے میں کئے گئے وعدوں کی ناقابل قبول صورت کے مترادف ہے۔

فیصلہ سازی کی مرکزی قدریں

ڈیموں کے بارے میں اس عالمی جائزے سے یہ بات واضح ہوگئی کہ مستقبل میں پانی اور بجلی سے متعلق بڑے ترقیاتی منصوبوں سے بہتر نتائج حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ فیصلہ سازی میں وسعت نظر کا مظاہرہ کیا جائے اور ہر ممکن پہلو پر خاطر خواہ توجہ دینے کی خاطر ایسا طریقہ کار وضع کیا جائے جس میں بڑے ڈیموں سے متاثر ہونے والوں کو ان کے منفی اثرات اور ممکنہ خطرات سے آگاہ کیا جائے۔ اس کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ فیصلہ سازی کے معیارات کو تبدیل کیا جائے، نئی سوچ کو سامنے لایا جائے اور سب کا حصہ کو مسترد کرنے کے بجائے عوامی حقوق کو ان کا حصہ سے ہم آہنگ کیا جائے۔

بڑے ڈیموں کی تعمیر سے قبل ان کے بارے میں اتفاق رائے کے حصول کا سب سے اہم ذریعہ ہوگا کہ فیصلہ سازی کے طریقے میں بنیادی قدروں کی تبدیلیاں سامنے آئیں گی۔ ہمیں یقین ہے کہ اس طرح مستقبل میں ان منصوبوں سے حاصل ہونے والے فوائد میں بھی نمایاں اضافہ ہوگا۔

اس سلسلے میں کمیشن نے 5 اہم مرکزی قدروں کی نشاندہی کی ہے۔

1- مساوات: ان بڑے منصوبوں میں سرمایہ کاری کرنے والوں کے درمیان مساوات اور انصاف کا خیال رکھا جائے گا۔
2- کارکردگی: کیا ان منصوبوں کی کارکردگی مطلوبہ اہداف کو حاصل کر سکے گی۔
3- مشارکت پر مبنی فیصلہ سازی: کیا تمام متاثرین کو فیصلہ کرنے میں شریک کیا گیا ہے۔
4- پائیداری: کیا یہ منصوبہ پائیدار ہوگا۔
5- احتساب: ایک ایسا نظام جس میں غلطیوں کی فوری گرفت ہو سکے۔

یہ پانچوں قدریں علیحدہ علیحدہ بھی بہت اہم ہیں۔ پوری رپورٹ میں ان ہی پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔ یہ بات ایسے بنیادی معیارات فراہم کرتے ہیں جن پر پانی اور بجلی کے ترقیاتی منصوبوں پر فیصلہ سازی کے وقت عمل کرنا ضروری ہے اور اگر یہ پانچ اصولوں کے مطابق کام کیا جا سکے تو اس کا مطلب ہوگا کہ ہم ایسی منزل پر پہنچ گئے ہیں جہاں فیصلہ سازی کے عمل میں بہتری پیدا ہوگی ہے جس کا نتیجہ منصوبوں کی کامیابی ہوگا اور اس کے تمام فریقوں کو مساوی طور پر نتائج اور فوائد حاصل ہوں گے۔

بڑے ڈیموں کے بارے میں بحث و مباحثے کا دائرہ اس وقت ترقیاتی عمل سے بہت آگے ہے جس کا اس کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اس کے لئے کیا بات اختیار کرنا ہوگا اور اس پر اتفاق کا اصل مقصد کیا ہے۔ مطلب یہ کہ پانی اور توانائی کے بڑے منصوبوں کے سلسلے میں فیصلہ سازی کے وقت موجودہ حالات اور معیارات میں ہم آہنگی پیدا کرنی ہوگی۔ عالمی سطح پر انسانی ترقی اور اقوام متحدہ کی منصفانہ تقسیم کے بارے میں جو تصورات فروغ پا رہے ہیں ان کے ساتھ ہم آہنگی پیدا کرنی ہوگی تاکہ پانی اور توانائی کے کسی منصوبے کی کامیابی کا تعین کیا جا سکے۔ موجودہ عالمی تصورات کی بنیاد 1948 میں انسانی حقوق کے عالمی اعلان کے بعد سے ہونے والے عالمی معاہدوں پر ہے جن میں ترقی کے حقوق کی ان قراردادوں اور معاہدوں میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی جانب سے 1986 میں ترقی کے حق کا اعلان بھی شامل ہے جس میں اس بات کو تسلیم کیا گیا ہے کہ ہر فرد کو ترقی کرنے کا حق حاصل ہے۔ ماحولیات پر ریو کے اصول (Rio principles) بھی اس میں شامل ہیں۔ 1992 میں اقوام متحدہ کی کانفرنس برائے ماحولیات اور ترقی میں ان مرکزی قدروں کو تسلیم کیا گیا تھا۔ یہاں ان قراردادوں کا حوالہ اس امر کی نشاندہی کرتا ہے کہ کمیشن کی رپورٹ میں بنیادی حقوق کا احترام کیا گیا ہے جو تمام لوگوں کی توجہ حاصل کرتے ہیں۔

فیصلہ سازی، منصوبہ بندی اور ادارہ جاتی انتظامات

ڈیم کی تعمیر کے منصوبے پر تکنیکی امور کے علاوہ کئی اور عوامل بھی اثر انداز ہوتے ہیں۔ ڈیم کی تعمیر بہت بڑا اقدام ہونے کے باعث بیشتر افراد اور اداروں کی توجہ کا مرکز ہوتے ہیں۔ ان افراد اور اداروں میں سیاستدان، حکومتی ادارے، ڈیم کی تعمیر میں مالی امداد کرنے والی بین الاقوامی ایجنسیاں اور ملکی اور غیر ملکی ادارے شامل ہیں جو ڈیم کی تعمیر میں حصہ لیتے ہیں۔ ان تمام کے مفادات اور ترجیحات کسی ڈیم منصوبے میں بنیادی اہمیت اختیار کر جاتے ہیں۔ یہی سبب ہے کہ جب بھی کسی بڑے ڈیم منصوبے کی بات ہوتی ہے تو تمام اداروں کا جائزہ ممکن نہیں ہو پاتا۔

عوام کے مختلف طبقوں کی رائے کی اہمیت صرف ان ملکوں تک محدود ہے جہاں ایسے منصوبوں کے بارے میں کھلا مباحثہ ہو سکتا ہو جہاں ان موضوعات پر عوامی رائے کی نمائندگی کرنے والے کھل کر اپنے موقف کا اظہار کر سکتے ہوں۔ بہرحال ڈبلیو سی ڈی نے بین الاقوامی تناظر میں متاثرہ افراد کی شناخت کرنے اور جاری بحث میں انکی شرکت کے لیے مناسب اقدامات نہ لیے جانے کی رپورٹ تلاش کی ہے۔ بعض بڑے ڈیموں میں کام کی وسعت کے پیش نظر بدعنوانی کے امکانات بھی زیادہ ہوتے ہیں جس سے فیصلہ سازی میں مفادات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

جب بھی کسی ڈیم منصوبے کی ابتدائی تکنیکی رپورٹوں اور اس پروجیکٹ کے مالی طور پر قابل عمل ہونے کی منظوری حاصل ہو جاتی ہے تو عموماً مالی تعاون کرنے والے ادارے اور سیاسی مفادات اس کی طرف مائل ہو جاتے ہیں اور جوش و خروش پیدا ہو جاتا ہے جس کے باعث تمام باتوں پر غالب آ جاتا ہے۔ اتنے بڑے ڈیموں کی منصوبہ بندی اور ان کی تکمیل کا عمل تکنیکی معیارات اور محدود مالی امکانات سے جائزہ نہیں لیا کرتی تھی۔ ان میں یہ بات بھی شامل ہوتی تھی کہ ڈیم پر عمل کرنے سے کیا اس کے بدلے میں حقیقی اور مطلوبہ منافع حاصل ہو سکا یا نہیں۔ ماضی میں جو بڑے ڈیم بنائے گئے ان کی منصوبہ بندی کے وقت سماجی اور ماحولیاتی اثرات کو نظر انداز کر دیا گیا تھا۔ 1980ء کے عشرے میں بھی یہی رجحان غالب رہا۔

ڈیموں کی منصوبہ بندی کرتے ہوئے ان کے سماجی اور ماحولیاتی اثرات کو یکسر نظر انداز کر دیا گیا یا ان کے بارے میں اندازہ لگانے میں ناکامی کا نتیجہ یہ نکلا کہ گزشتہ دو عشروں سے ڈیموں کے بارے میں اختلافات بڑھ کر عالمی سطح تک جا پہنچے۔ ڈیموں کی تعمیر سے قبل ان کی منصوبہ بندی کرنے والوں اور ان کے لیے سرمایہ فراہم کرنے والوں نے اپنے وعدے پورے نہیں کیے۔ یہی نہیں بلکہ عالمی بینک اور دیگر بین الاقوامی اداروں کی پالیسیوں میں بھی ناکامی ہے۔ بعض عالمی اداروں نے اس صورتحال کا نوٹس لیا۔ انہوں نے اس سلسلے میں اپنی پالیسیوں، ماحولیاتی تقاضوں اور ڈیموں کی تعمیر پر عمل درآمد کے طریقہ کار میں ضروری تبدیلیاں کیں جن کے دوررس نتائج حاصل ہوئے۔ لیکن ایسا لگتا ہے کہ ابھی بھی بہت سی خامیاں قائم رہیں جن ناانصافیوں کا کوئی ازالہ نہ ہو سکا۔ اس صورتحال کا ایک سبب یہ بھی تھا کہ نظام کو تشکیل دینے سے مفادات کو قبول کرنے اور اس کا جائزہ لینے کا طریقہ کار موجود نہ تھا۔

نئی حکمت عملی کے خدوخال کے لئے سفارشات

پانی کے وسائل کے بندوبست کی تاریخ پر تحقیق اور اس کے تجربے کے دوران بڑے ڈیموں کی تعمیر اور ان کی اثرات اور کارکردگی اور اس کے نتیجے میں شروع ہونے والی بحث سے کمیشن کو موقع ملا کہ وہ ایک معیاری ڈھانچے کے ساتھ ڈیموں کے ماحول کے اختلاف پر غور کرنے کا موقع ملا اور اس کی روشنی میں ایسے منصوبوں کے لئے نئی حکمت عملی کے بنیادی نکات تجویز کئے گئے جن میں خصوصیت کے ساتھ عالمی سطح پر تسلیم شدہ انسانی حقوق، حق ترقی کرنے اور ایک صحت مند ماحول حاصل کرنے کے حق کو تسلیم کیا گیا ہے۔

پالیسی کے اس دائرہ کار میں رہتے ہوئے کمیشن نے 7 اسٹرٹیجک ترجیحات اور حکمت عملی سے مربوط اصولوں کا تعین کیا ہے۔ منصوبہ بندی اور منصوبوں کے سلسلے کو جاری رکھنے کے فیصلے کے اہم نکات کے طور پر کمیشن نے ان ترجیحات اور اصولوں کو ایک معیاری مجموعے کے طور پر پیش کیا ہے۔ یہ مجموعہ پالیسی کو عمل میں ڈھالنے کے سلسلے میں بہت مددگار ثابت ہوا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کوئی نئی پالیسی محض دستاویز بن کر رہ جانے کے بجائے جس میں صرف تکنیکی معیار کی اور ضابطے پر ہی انحصار کیا گیا ہو، ایک ایسا عملی طریقہ وضع کیا جا سکتا ہے اور نتیجہ ہے اور جس کی وجہ سے بہت سے متبادل ذرائع اور ڈیموں کے انتخابی عمل کے جائزے میں اہم اور تبدیلیاں کی جا سکتی ہیں۔ اس میں اصلاحی اقدامات، ماحول کی بحالی اور معاوضہ، شراکت کا استحقاق اور منافع میں شراکت بھی شامل ہیں۔

یہ 7 اسٹرٹیجک ترجیحات جن کی تفصیلات کے لیے بعض پالیسی اصول بھی وضع کئے گئے ہیں، فیصلہ سازی کو عملی اور اصولی اعتبار سے زیادہ مؤثر بنانے میں بہت مددگار ثابت ہوں گے۔

یہاں پر ماحولیاتی نتائج کا مکمل تجزیہ کیا جا رہا ہے جو بعد میں اصولوں اور اقدامات کا خلاصہ ہے اور جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کمیشن کے خیال میں تمام فریقین کو اس کو تسلیم کر کے اس پر عمل کرنا چاہیے۔

۱۔ عوامی حمایت کا حصول

پانی اور توانائی کے بڑے منصوبوں پر کلیدی فیصلوں کے لئے عوام کی قبولیت اشد ضروری ہے۔ اس کے بغیر کوئی منصوبہ مکمل ہو سکتا ہے مگر دیرپا نتائج حاصل نہیں کئے جا سکتے۔ یہ اسی وقت ممکن ہو سکتا ہے کہ تمام فریقوں کی جانب سے کسی بھی منصوبے کی قبولیت پوری طرح حاصل کی جا سکے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ تمام فریقین کے حقوق کا اعتراف کیا جائے، ان سب کے حقوق اور مفادات کو داؤ پر لگنے والے خطرات کا تعین کیا جائے اور تمام گروہوں کے حقوق کا تحفظ کیا جائے۔ خاص طور پر مقامی یا قبائلی آبادی، عورتوں اور دوسرے کمزور طبقوں کے حقوق کا جن میں بہت سے ایسے طبقے شامل ہیں جو کمزور ہونے کی وجہ سے منصوبوں کی تعمیر سے بری طرح متاثر ہو جاتے ہیں۔

اس مقصد کے لئے ایسا طریقہ اختیار کرنا ضروری ہے کہ تمام متاثرہ گروہوں کو منصوبے کی تمام تفصیلات سے آگاہ کیا جائے اور ان کے اعتماد سب گروہوں کی جانب سے منصوبے یا اس سے متعلق کلیدی فیصلوں کو قبول کرنے کا کھلے عام اظہار بھی ہو جانا چاہئے۔

حقوق، خدشات اور مذاکرات کے نتائج

ہر بڑے منصوبے کے لیے بالخصوص ڈیم کے سلسلے میں یہ بات بہت اہم ہے کہ مختلف فریقین کے حقوق اور منصوبے کی ضرورت و افادیت کے درمیان مطابقت پیدا کی جائے۔ ابتدائی مراحل میں اختلاف سے تنازعات جنم لیتے ہیں۔ ان میں مطابقت سے تنازعات حل ہو کر تمام فریقین مطمئن ہو سکتے ہیں۔

کمیشن نے جس طرح فکر کو اجاگر کیا اس کے تحت فریقین کے حقوق کو تسلیم کیا گیا اور اس کے سامنے پیش آنے والے ممکنہ خطرات (risks) کا جائزہ لیا گیا۔ اس میں حقوق کی تشخیص کے خدشات کو بھی شامل کیا گیا۔ کمیشن کی دانست میں پانی کی منصوبہ بندی اور بجلی کے ذرائع کے بندوبست کے سلسلے میں فیصلہ سازی کے لیے بھی یہی اصول اپنانا ضروری ہے۔ کسی منصوبے کی تجویز دیتے وقت سب سے پہلے اس بات کی نشاندہی ہونی چاہیے کہ اس منصوبے یا متبادل منصوبوں سے کس کس کے کون کون سے جائز حقوق متاثر ہو سکتے ہیں۔ منصوبے میں جو فریقین عملی طور پر شریک ہوں ان کے حقوق اور مفادات کے حوالے سے بھی یہ بات بہت اہمیت رکھتی ہے۔ یہ فریقین ہوتے ہیں جو منصوبے کے مراحل میں شریک ہوتے ہیں، کسی حق کے متاثر ہونے کی بنا پر معاوضے کے حقدار ہوتے ہیں یا پھر وہ لوگ ہوتے ہیں جن کی رہائش یا گھر جائیداد اس علاقے میں ہوتی ہے جو منصوبے میں استعمال ہونے والا ہو۔ ایسی صورت میں ان افراد کو پیشگی یہ علم ہونا چاہیے کہ ان کے لیے دوبارہ آبادکاری یا معقول معاوضہ ان کا جائز حق ہے جس کا تحفظ کرنا ضروری ہے۔

ہر منصوبے کے خطرات کے درست اندازے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ منصوبہ کس طرح اور کس حد تک عوام یا متعلقہ لوگوں کے حقوق پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔ ماضی میں بڑے منصوبے پر لوگ خوش ہوتے رہے یہاں تک کہ انہیں حق شامل رہتے ہوئے بھی ایسے گروہوں کو فیصلہ کرنے کے عمل میں سرے سے شریک نہیں کیا گیا جن کی زندگیوں اور روزگار پر اس منصوبے کے گہرے اثرات مرتب ہو سکتے تھے۔ علاوہ ازیں ایسے خطرات کی نشاندہی ہونی چاہیے اور صاحبان کا احتساب بھی ہونا چاہیے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ اس خطرے سے حکومتوں یا منصوبوں پر عمل درآمد کرنے والوں کو آگاہ کیا جائے تاکہ منصوبے سے متاثر ہونے والے افراد اور عوامی فلاح و بہبود کی حیثیت سے اصول کو تحفظ دیا جا سکے۔ اس انداز سے خطرات کو سمجھنے والوں اور خطرات مول لینے والوں کے درمیان مذاکرات کی راہ ہموار کی جائے تاکہ معقول نتائج حاصل ہو سکیں۔

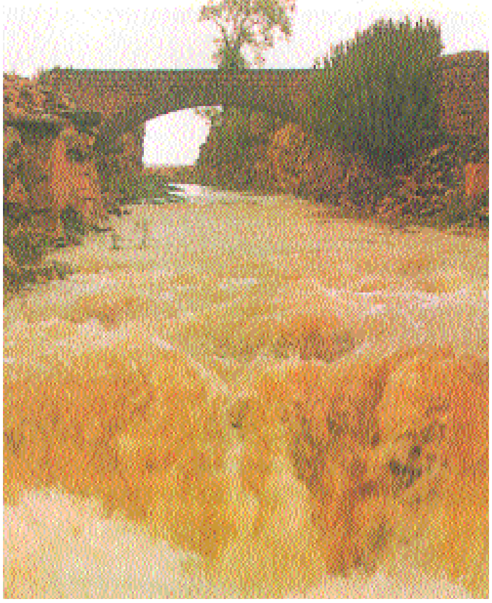

کمیشن کو یقین ہے کہ ہر منصوبے خاص طور پر بڑے ڈیم جیسے بڑے منصوبوں کے لیے تمام فریقوں کے حقوق کو تسلیم اور خطرات کا درست اندازہ کرنے سے بہتر نتیجہ برآمد ہوتا ہے اور پانی اور بجلی کے ذرائع کی ترقی و انتظام کے سلسلے میں بہتری اور اہم دور رس فیصلہ سازی کی بنیاد بن جاتا ہے۔ اس امر کی وضاحت ہو جاتی ہے کہ کن فریقین کو مذاکرات کی میز پر بٹھانا چاہیے اور اس بحث میں کن معاملات کو شامل کرنا ضروری ہے۔ صرف فیصلہ سازی کے مراحل ہی نہیں بلکہ مذاکرات کے نتائج پر منحصر ہوں گے۔ اس طریقے سے انجام پانے والے عمل اور ان میں ان تمام افراد کو شامل ہونا جن کا حق متاثر ہوا ہو، ان کی شرکت فریقین میں پانی، ڈیم اور ترقیاتی امور جیسے پیچیدہ مسائل کو حل کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

اور تمام لوگوں کی شناخت کے لئے بہت ضروری ہے۔ اکثر اوقات متاثرین کی امید پر تاحال توجہ نہیں دی گئی۔ ندی دریاؤں کے نظام پر مرتب ہونے والے اثرات کو مطلوبہ اہمیت نہیں دی گئی۔ بہر صورت ڈیم کی تعمیر کے باعث ہونے والے منفی اثرات سے محفوظ رہنے کے لئے اس کے لئے کافی غور و خوض اور تجربے کے ساتھ جگہ کا انتخاب کرنا اور اسی احتیاط کے ساتھ اس کا ڈیزائن بھی بنانا تمام ہدایات میں شامل ہے۔ ماحولیات اور ماحولیاتی نظام کے بارے میں وقتاً فوقتاً اطلاعات کی ترسیل بھی بہت ضروری ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دریاؤں میں موجود آبی زندگی اور پانی کے ذخائر کے تحفظ کے علاوہ ان دریاؤں کا تحفظ بھی ہو سکتا ہے جو دوسرے لوگ ... سے استفادہ کرتے ہیں۔

5- حقداروں کے حقوق اور فوائد کا تسلیم کرنا اور منافع کی تقسیم:

منصوبے کے متاثرین سے بات چیت کے ذریعے سے ان کے مفادات کی بحالی اور ترقی کی ضرورت اور اس کے قانونی تحفظ میں بہت مدد ملتی ہے اور ترقی کا عمل بھی حاصل ہوتا ہے۔ متاثرین کے تسلیم شدہ حقوق کے باعث ... سماجی زندگی اور متاثرہ افراد کے شامل ہوتے ہیں۔ منصوبے کے فوائد میں شامل ہوتے ہیں۔ حکومت اور منصوبے پر کام کرنے والے اداروں کی بنیادی ذمہ داریوں میں تخفیف غربت کا حصول، اقدامات، معاوضے، آبادکاری اور ترقیاتی امور شامل ہیں۔ متاثرہ افراد کی حفاظت کرنے کی ذمہ داری اٹھاتے ہیں جو پانی سے مستفید ہونے والے ہیں ... ان کے ... کے لئے وسائل کا بندوبست کرنا پڑتا ہے۔ تخفیف، معاوضہ، آبادکاری اور ترقیاتی امور ... اصولوں کے تحت ... فریقین کے ... کی یقین دہانی ... قانونی طریقوں ... ضمانت کے ذریعے کی گئی ہے۔

6- تعمیل کی ضمانت:

ڈیم بنانے والے منصوبے کی بہتر منصوبہ بندی اور اس کی کامیابی سے تکمیل اور کسی بھی ... کے لئے ضروری ہے کہ عوام کا اعتماد حاصل تمام متعلقہ فریقین کا اعتماد حاصل ہو ... اس کے لئے ضروری ہے کہ منصوبہ ساز ... چلانے والے اور حکومتی اداروں کی جانب سے عوام اور فریقین سے کئے گئے وعدے پورے کرنے کی ضمانت دی گئی ہو۔ منصوبہ بندی اور اس پر عمل درآمد کے تمام نازک مراحل میں قابل عمل ... اصولوں اور منصوبے کے سلسلے میں کئے جانے والے اہم معاہدوں کی تکمیل کی ضمانت دی گئی ہے۔ کسی منصوبے کو ... مفادات ... جو منصوبے کے ماحولیاتی اور سماجی پہلوؤں کا ... کرتے ہیں اور جن کی بنیاد پر ان منصوبوں کے حوالے سے ڈیم کی کامیابی یا ناکامی کا اندازہ ہوتا ہے۔ ... سرکاری اور غیر سرکاری ... اصولوں کو شامل کرتے ہوئے اس انداز میں مرتب کرنا چاہیے کہ ... ایک قابل عمل ... جائے۔ ان معاہدات میں ایک جانب ... دوسری جانب ... کی ضرورت ہے۔ ان معاہدات ... کی ضرورت ہے ... بہتر ثابت ہو سکتے ہیں۔

7- امن، ترقی اور سلامتی کے لئے دریاؤں میں شراکت:

تقریباً ساٹھ فیصد دریاؤں کے پانی کی ... بہاؤ میں تبدیلی ایسے معاملات ہیں جن پر ... بین الاقوامی سطح پر ... ملکی سطح پر بھی ملکوں کے درمیان کشیدگی ... اور ... جاری ہے۔ چونکہ ڈیم کے لئے پانی کے رخ کی تبدیلی

صورتوں میں جب کہ کسی منصوبے سے مقامی آبادی اور قابل لحاظ افراد متاثر ہوتے ہوں تو اس کی ضرورت ہے کہ تمام متعلقہ لوگ منصوبے کی تمام تر تفصیلات سے باخبر ہونے کے بعد بروقت اپنی بے لاگ آزادانہ رائے کا اظہار کریں۔

2- جامع متبادل صورتوں کا جائزہ

ہمارا اعتقاد ڈیموں کے متبادل ضرور موجود ہوتے ہیں۔ ان متبادلات کا جائزہ لینے سے قبل پانی، خوراک اور توانائی کی ضرورت کا تعین کرنا اور اس کے حصول کے طریقے کو سمجھنا بہت ضروری ہے کہ ہمارے مسائل کیا ہیں۔ ہم اس منصوبے یا اس کے متبادل طریقوں سے کیا مقصد حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اس کاوش کا نتیجہ اس بات پر منحصر ہوتا ہے کہ کتنے متبادلات رکھے گئے ہیں۔ بڑے بڑے منصوبوں کے آغاز سے قبل ضروری ہے کہ تمام پالیسیوں، تکنیکی اور ادارہ جاتی حوالے سے متبادل صورتوں کا جائزہ لیا جائے۔ اس جائزے میں ماحولیاتی اور سماجی پہلوؤں کو وہی اہمیت حاصل ہے جو اقتصادی اور سائنسی عنصر کی ہے۔ متبادلات کے جائزے کا عمل منصوبہ بندی اور منصوبے کی تکمیل اور اس پر عمل درآمد کے تمام مراحل تک جاری رہتا ہے۔

3- موجودہ ڈیموں کا جائزہ

پانی اور توانائی کے وسائل کے حصول کے لئے منصوبے شروع کرنے کے علاوہ موجودہ ڈیموں سے بہتر فوائد حاصل کرنے کی کوشش بھی کی جائے۔ تمام حل طلب سماجی معاملات پر بھرپور توجہ دے کر ماحول کی بہتری اور اس کی بحالی کے اقدامات کیے جائیں۔ ڈیموں کی کارکردگی وقت کے ساتھ ساتھ یکساں نہیں رہتی۔ مختلف تبدیلیوں کی بنا پر ڈیموں سے حاصل ہونے والے فوائد اور ان کے اثرات میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ ان عوامل میں پانی کے استعمال کی ترجیحات، دریا کے بہاؤ میں تبدیلیاں، نئی تکنیک کا استعمال اور عوامی پالیسیوں میں رونما ہونے والی تبدیلیاں شامل ہیں جو ماحولیات اور حفاظت کے علاوہ اقتصادی اور تکنیکی تقاضوں پر مشتمل ہیں۔ کسی بھی ڈیم کی کامیابی کیلئے ضروری ہے کہ اس کا انتظام (مینجمنٹ) اور اس پر عمل درآمد کا طریقہ کار ایسا ہو کہ منصوبے کے قائم رہنے تک درپیش صورتحال میں رونما ہونے والی ہر تبدیلی کے ساتھ مطابقت پیدا کر سکے۔ اس کے ساتھ ہی اہم سماجی مسائل کو حل کرنا بھی بہت ضروری ہے۔

4- دریاؤں اور ان سے وابستہ ذرائع معاش کا تحفظ

کہا جاتا ہے کہ دریا، پانی کے ذخیرے اور آبی زندگی دراصل زمین کے حیاتیاتی نظام ہیں یعنی انہی پر زندگی کے بہت سے پہلوؤں کا انحصار ہے۔ قدرت کی طرف سے عطا کی گئی یہ نعمتیں مقامی آبادی کے لئے زندگی اور روزگار کی ضامن ہیں۔ ڈیم زمین کے اس حصے کی جس پر وہ تعمیر کیے جاتے ہیں، شکل تبدیل کر دیتے ہیں اور ایسے خطرات کو جنم دیتے ہیں جو ناقابل تلافی حد تک منفی اثرات کے حامل ہوتے ہیں۔ دریا میں موجود آبی زندگی اور وسائل کا دارومدار اس علاقے کے مقامی لوگوں کی ترقی

پالیسی سے عمل درآمد تک۔ منصوبہ بندی اور اس کی گردش

کمیشن کی تجاویز پر عملدرآمد کا کوئی طریقہ یہ ہوگا کہ فیصلہ سازی میں سب سے زیادہ توجہ ان امور کی جانب دی جائے جو اس منصوبے کے حتمی نتائج اور متوقع فوائد پر بہت زیادہ اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ ساتھ ہی وہ پہلو بھی توجہ طلب ہوتے ہیں جن کا تعلق سرکاری یا نجی ترقیاتی اداروں کی پابندی سے ہوتا ہے جن سے پانچ امور پر فیصلہ سازی ہو سکے۔ جہاں میں کمیشن نے 5 ایسے کلیدی امور کی نشاندہی کی ہے جن پر اس نکتہ نظر سے بہتر دیکھ بھال کی ضرورت ہے۔ ان میں پہلے 2 کا تعلق پانی اور بجلی سے متعلق منصوبہ بندی سے ہے جو ترقی کی ترجیحات کے انتخاب کے جانے والے ترقی کے کسی منصوبے کے سلسلے میں فیصلہ سازی کے وقت مسلسل ثابت ہوتی ہے۔

1- ضروریات کا تعین جو پانی اور بجلی کی اصل ضروریات کی نشاندہی کرتا ہے۔

2- متبادلات کا انتخاب:

پانی اور بجلی کے لئے قابل ذرائع کی تجاویز میں سے ترقی کے سب سے زیادہ قابل عمل منصوبے کی نشاندہی اور ترجیحی بنیاد پر اس کا انتخاب۔

ان دو مراحل سے گزرنے کے بعد جب یہ فیصلہ کر لیا جائے کہ ڈیم ہی ان مقاصد کے حصول کا بہترین متبادل ذریعہ ہے تو فیصلہ کرتے وقت مندرجہ ذیل 3 نکات پر بھرپور توجہ دی جائے۔

1- منصوبے کی تیاری: اس بات کی اچھی طرح تصدیق کر لی جائے کہ تعمیر کے لئے منتخب جگہ پر کام کرنے سے قبل تمام فریقوں کے درمیان طے پا جانے والے پائیدار انتظام پر عمل ہو سکتا ہے۔

2- منصوبے پر عملدرآمد: اطمینان کیا جائے کہ تمام قواعد اور معاہدات کی پابندی کی تصدیق ڈیم کی تعمیر سے قبل ہو جائے گی۔

3- منصوبے کی عملی کارکردگی: منصوبے میں اتنی لچک اور گنجائش ہو کہ وہ صورتحال میں تبدیلیوں کا سامنا کر سکے۔

ماضی میں فیصلہ سازی کے وقت ڈیم کی سماجی، ماحولیاتی اور اقتصادی قدروں کو نظر انداز کیا جاتا رہا۔ اسی لئے کمیشن نے بعض رہنما اصول اور معیارات تجویز کئے ہیں۔ ان کی وضاحت کارکنان کی معلومات میں اضافہ کرنا اور موجودہ رہنما اصولوں کی

قطرہ ہے کہ ٹکراؤ کے حوالے سے ہوتا ہے اس لیے ضروری ہے کہ تمام فریقین کے درمیان اعتماد کی فضا قائم ہو اور وہ تعمیری تعاون کریں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ [illegible] تو حصہ بہ اختلاف کے بجائے اتفاق کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ دریا کے بالائی حصے اور استعمال کی بنا پر مختلف ملکوں کے درمیان ایک ایسا تعاون فروغ پا سکتا ہے جس کی بنیاد باہمی مفادات کا تحفظ اور مشترکہ علاقائی تعاون کا فروغ ہو اور یہ باہمی اشتراک عمل کے اصولوں پر عملدرآمد ہو۔ اگر ان تمام امور کو مناسب طریقے سے دیکھا جائے تو مختلف ملکوں کے درمیان دریائی پانی کی تقسیم اور اس میں حصے کے معاملات پر جس اعتماد کا فقدان ہے وہ ختم ہو سکتا ہے۔ ڈیم کی تعمیر سے پانی کی کمی کو [illegible] ہو سکتی ہے جو سب کی ضروریات پوری کر سکے۔ ڈیم کی منصوبہ بندی اور تعمیر میں غیر ملکی اداروں کی جانب سے سرمایہ کاری بہت مطلوبہ ہوتی ہے۔ ایک جانب یہ ایک مالی ضرورت کو پورا کرتے ہیں اور اپنے سرمائے کے تحفظ کے لیے وہ کسی بھی تنازعے سے متعلقہ ہونے والے ممالک کے درمیان اشتراک یا باہمی اعتماد اور خوشگوار تعلقات کے فروغ کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔

اگر عارضی پر عمل ہے کہ ہم ماضی میں ان منصوبوں سے پیدا ہونے والے تنازعات اور جھگڑوں سے بچنا چاہتے ہیں تو پانی کے ذخائر کے بارے میں تمام متعلقہ فریقوں کو ان کا جائز حصہ دیں اور طویل عرصے تک ڈیم سے استفادہ حاصل کریں تو ضروری ہوگا کہ پانی اور بجلی کے وسائل سے متعلق آئندہ فیصلہ سازی کے دوران پالیسی سازی کے عمل میں [illegible] کو منصوبہ بندی میں شامل کریں۔

کمیشن سے بالاتر۔ تبدیلی کا لائحہ عمل

کمیشن کی رپورٹ سے واضح ہو جاتا ہے کہ تنازعاتی حالات کی نشاندہی کرتی ہے جو عموماً پانی اور جنگل کے مسائل کے حوالے سے انتظام اور متعلقہ مقاصد کے حصول میں ڈیم کے کردار پر بھی بہتر حاصل ہونے والی آگہی ہے۔ جو علاقوں کے تجربات کے بارے میں ہم نے اس سے پہلے ایک عالمی جائزہ ترتیب دیا تھا ان سے ملنے والے نتائج میں آئے اختلافات کی انتہا کے ساتھ (مرکزی حصہ ۵) اس رپورٹ میں شامل کیا گیا ہے۔ اس کے تجزیے کے نتیجے میں ترقیاتی اجارہ داری کی وضاحت کی گئی ہے جو بعد میں واضح کیا گیا ہے کہ کسی بھی اختلاف کا سامنا کرنے کے لئے بیچ ور دراصل ایسی پالیسی کا قدم نہیں رہتے ہوئے تجاویز پیش کی جاتی ہیں۔ اس رپورٹ میں فیصلہ سازی کے مراحل کا ذکر ہے جن کے ذریعے مسائل یا اختلافات کو حل کیا جا سکتا ہے۔ اس مقصد کے لئے تمام فریقوں اور گروہوں کے حقوق کو تسلیم کرنا اور متعلقہ خطرات کا اندازہ لگانا ناگزیر ہے جو قدرتی وسائل سے حاصل ہونے والے نتائج کی بنیاد ہے۔ اس رپورٹ میں کچھ معاملات، ترجیحات، اصول اور طریقہ کار کو وضاحت کے ساتھ بیان کر دیا گیا ہے تاکہ کسی مسئلے کے رونما ہونے کی صورت میں بات چیت کے ذریعے مسئلے پر قابو پایا جا سکے۔ ان طریقوں پر عمل کر کے معاشرتی ذرائع کے حوالے سے پیدا ہونے والے مسائل پر قابو پایا جا سکتا ہے جو پانی اور جنگل کے لئے بہتر متبادل منصوبوں پر کام کیا جا سکتا ہے۔

یہ وضاحت ضروری ہے کہ اس رپورٹ کا مقصد کوئی جامع پالیسی تیار کرنا نہیں ہے۔ جیسا کہ قابل ہے کہ ان تجاویز کو ہم آہنگی میں بہتر خیال ہے کہ عالمی جائزہ اور قانونی سوچ کے ذریعے جائزے کے لئے کافی تعاون اچھا ہو گا تاکہ ہم آہنگی کی بنیاد پائے کہ ان کے مراحل کیا ہوں گے اور یہ جائزہ لیا جائے کہ کیسے ہو سکتے ہوئے تنازعات پر کس طرح بہتری لائی جائے گی۔ یہاں تک کہ مستقبل کا سوال ہے تو کمیشن سے لے کر اداروں کی مدد کی خاطر ایسے کئی اقدامات تجویز کر رہے ہیں جن کی بنیاد پر صورتحال کی بحالی کیلئے فوری کارروائی کی جا سکتی ہے۔ اس سلسلے میں کی جو تجاویز مرتب کی گئی ہیں۔

- مقامی حکومت اور عوام
- نجی شعبہ
- دو طرفہ امداد پر امداد فراہم کرنے والی ایجنسیاں اور کثیر الجہتی ترقیاتی بینک
- ایکسپورٹ کریڈٹ ایجنسیاں
- بین الاقوامی تنظیمیں
- ماہرین کی تنظیمیں
- تعلیمی اور تحقیقی ادارے

ہمیں یقین ہے کہ فیصلہ سازی کے عمل کی ابتدا سے بالا تنظیموں کو منصوبوں میں شامل کرنے کے لئے مستقبل کرنے کی بنیاد پر کی جانے والی اس عمل میں منتقل اور ایسا ہوا تو علاقوں واضح ہو سکتی ہیں۔ یہ طریقہ اصولوں اور معاملات کو ہم نے علاقوں کی بہتر ترقی کا باعث ہو کر ہیں گے۔

قدرتی ذخائر بھی ہیں گی۔ کمیشن کے متعین کردہ رہنما اصول اور معیارات منصفانہ اور پائیدار ترقی کی فیصلہ سازی کو ایک نئی جہت فراہم کریں گے۔

اس مقصد کیلئے ضروری ہے کہ

-1 منصوبے سے متاثر ہونے والے تمام لوگوں کی واضح نشاندہی کریں جن کے مفادات اس ڈیم سے وابستہ ہیں۔ ان کے حقوق کو تسلیم کرنے کے ساتھ ساتھ لاحق ہونے والے خدشات کا بھی درست اندازہ لگایا جائے۔

-2 حکومت ابتدائی مرحلے پر زیادہ سے زیادہ سرمایہ کاری کرے تا کہ غیر موزوں منصوبے شروع کیے جانے کا خدشہ ختم ہو اور ڈیم سے تعلق رکھنے والے مختلف شعبوں کے درمیان ضروری معاہدہ اور تعاون با آسانی حاصل ہو سکے۔

-3 معاشرتی اور متعلقہ اداروں سے اس بات کی یقین دہانی کرائی جائے کہ ان کی ضروریات کو ماحولیاتی معیار پر بھی قبول کر لیا جائے گا۔

-4 ڈیم کی منصوبہ بندی اور اس پر عملدرآمد کے تمام مراحل میں تمام فریقوں کی مختلف بنیادوں پر منصفانہ شرکت کو یقینی بنایا جائے تا کہ اس کی بنیاد پر مفاہمت اور سمجھوتہ ممکن ہو سکے۔

-5 ڈیم کے منصوبے پر عملدرآمد کرنے والے احتساب کے عمل کی جواب دہی کی خاطر اس امر کو یقینی بنائیں کہ اس منصوبے کی بدولت سماجی اور ماحولیاتی بہتری برقرار رہے گی۔

-6 ڈیم کے منصوبے پر آزادانہ نظر ثانی کا بندوبست ہو تا کہ اس کی کارکردگی بہتر ہو سکے۔

-7 ڈیم کے منصوبے کے مالکان اپنے ماضی میں اس نوعیت کے منصوبوں میں سیکھے ہوئے اسباق کو اس ڈیم کے منصوبے پر لاگو کریں اور منصوبے میں غلطیوں سے محفوظ رہنے کے لئے باقاعدگی کے ساتھ اس کا جائزہ لیتے رہیں اور بدلتے ہوئے حالات اور ضروریات کے مطابق منصوبے میں ضروری تبدیلیاں کرتے رہیں۔

کمیشن نے ایسے معیارات متعین اور رہنما اصول وضع کئے ہیں جن کی مدد سے مالکان، حکومتیں اور منصوبے پر کام کرنے والے پیچیدہ مسائل کا سامنا کرتے وقت فریقین کی معاشی توقعات پر پورا اتر سکیں گے۔ کمیشن کے تجویز کردہ طریقہ کار پر عمل کرنے کی بدولت حکومتوں کو ایسی تمام اطلاعات حاصل ہو جائیں گی جو منصفانہ فیصلوں کے لئے ضروری ہوتی ہیں۔ اس طرح ڈیم سے بہتر نتائج کا حصول اور عوام کی جانب سے ڈیم کی قبولیت کا راستہ ہموار ہوگا اور اس سے اتفاق رائے بھی پیدا ہو جائے گا۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ تمام متعلقہ فریقین کے درمیان اشتراک عمل میں بہتری کے لیے اعتماد کے رشتوں کو مزید مستحکم کیا جائے۔ اس کے لیے ان تمام مسائل اور اختلافات کو حل کرنے کے لیے جو [illegible] ہیں، [illegible] طور پر کوششیں کی جانی چاہئیں۔

اسی طرح یہ بات ان ممالک کے لیے بھی ضروری ہے جو ابھی اقتصادی ترقی کے ابتدائی مراحل میں ہیں۔ اس وقت جو مسائل درپیش ہیں ان کے حوالے سے اگر یہ سوچا جائے [illegible] کا مقصد ہر صورت ترک ہی کر دیا جائے۔ اس کے بجائے انہیں کمیشن کی [illegible] مشاورت کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے ترقیاتی پروگرام کے تناظر میں پانی اور بجلی کے وسائل کا اطمینان کے ساتھ جائزہ لینا ہوگا۔ [illegible] کمیشن کی مشاورت سے استفادہ کرتے ہوئے ان مباحث پر [illegible] کی کوشش کرنی ہوگی۔

ان مشاورتی عمل کے نتیجے میں کمیشن جس نتیجے پر پہنچا ہے اس سے اس خیال کی تصدیق ہوتی ہے کہ کوئی بھی ترقی کے جائز مطالبات کی قربانی دیے بغیر اور مقصد سے کنارہ کشی کیے بغیر تمام فریقین کے درمیان مشترکہ [illegible] کی جا سکتی ہے [illegible] اشتراک عمل کو یقینی بنایا جا سکے لیکن یہ حقیقت بھی نمایاں ہو کر سامنے آئی ہے کہ اگر فریقین کے مشترکہ مطالبات پانی اور بجلی کے وسائل کی ترقی میں مضمر ہیں تو انہیں وسائل کے حوالے سے [illegible] ایک دوسرے کا ساتھ [illegible] چاہیے اور بجلی اور پانی کے کسی بھی مسئلے کو باہمی طور پر حل کرنا چاہیے۔ [illegible] ناکامی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ [illegible] کمیشن کے لیے ایک غیر معمولی موقع تھا [illegible] تفصیل کے ساتھ [illegible] اس کے بعد [illegible] مرتب کی گئیں جو اس عمل میں حاصل کیے گئے علم اور تجربے کی عکاسی کرتی ہیں [illegible] معروف [illegible] حقائق کے [illegible] کوئی صورت [illegible] سکے۔

[illegible] ترقی کے ایک اہم عنصر کی حیثیت سے [illegible] کی [illegible] ہیں، ہم نے اس سلسلے میں [illegible] اقدامات کیے۔

- [illegible] ترقی کے عمل میں [illegible] اس سلسلے میں اس بات پر خصوصی توجہ دی گئی کہ [illegible] تمام فریقین کو شامل کیا جائے اور ان سب کے خیالات سے استفادہ کیا جائے۔
- [illegible] کے بارے میں [illegible] مسائل پر توجہ مرکوز ہو جائے۔ ان میں [illegible] پانی کے [illegible] حاصل [illegible] اہم حقائق شامل ہیں۔
- اس حقیقت کو نمایاں کیا کہ پانی اور بجلی کے وسائل کی ترقی کی [illegible] فیصلہ سازی ہے اس کے لیے فریقین کے حقوق اور [illegible] خطرات کو پیش نظر رکھنا انتہائی ضروری ہے۔ [illegible] فیصلہ سازی میں [illegible] جانے [illegible] معاشی اور ماحولیاتی [illegible] اقتصادی [illegible] پر [illegible] جو اقتصادی ترقی کے لیے ضروری [illegible] ہے۔ [illegible] کا خلاصہ پیش ہے۔